03999

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم مفتی صاحب۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مندرجہ ذیل مسئلہ کے متعلق شرعی حکم مطلوب ہے:

ایک دکان دار لوگوں کے بجلی کے بل جمع کرتا ہے اور اس بل جمع کرنے پر اسے کمپنی واپڈا کی طرف سے متعینہ کمیشن بھی ملتا ہے، مگر اس کے علاوہ وہ ہر بل جمع کرانے کے لیے آنے والے شخص سے اپنے لیے 10 روپے اضافی لیتا ہے (مثلاً اگر بل 500/ روپیہ ہے تو وہ 510/ روپیہ وصول کرتا ہے) اور اپنی دکان پر اس کا باقاعدہ ایک بورڈ لگایا ہوا ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ اضافی روپے دکان دار کے لیے لینا جائز ہے یا نہیں؟ نیز کیا ہر گاہک کو یہ بتانا ضروری ہے کہ میں یہ دس روپیہ اپنے لیے وصول کر رہا ہوں۔ واضح رہے کہ کمپنی کی طرف سے دکان دار کو یہ اضافی رقم وصول کرنے کی صراحۃً اجازت ہے۔ اس بارے میں شرعی حکم سے مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۴/۱۸۳۹

درخواست گزار

امام الدین

الوچ پورن، ضلع شانگلہ خیبر پختونخواہ پاکستان

0308 5725043

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

مسئولہ صورت میں اگر کمپنی کا دکان دار کے ساتھ صارفین سے اضافی رقم وصول نہ کرنے کا معاہدہ نہیں ہے۔(یعنی کمپنی نے دکان دار کو یہ اجازت دے رکھی ہے کہ وہ بل جمع کرانے والے صارفین سے اپنے لیے دس روپے وصول کر سکتا ہے، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے یا کم از کم کمپنی کی طرف سے ممانعت نہیں ہے) تو دکان دار کا بل جمع کرانے والے شخص سے یہ اضافی رقم وصول کرنا شرعاً درست ہے، البتہ گاہک کو صحیح صورت حال بتانا اور دھوکہ سے بچنا لازم ہے۔ نیز اگر وہاں یہ بات اتنی معروف ہو کہ ہر صارف کو معلوم ہو یا دکان دار اپنی دکان میں کسی مناسب جگہ پر یہ اعلان آویزاں کر دے (جہاں ہر صارف اسے پڑھ سکتا ہو) کہ ہر بل جمع کرانے والے سے دس روپے دکان دار اپنے لیے وصول کرے گا تو پھر ہر صارف کو علیحدہ علیحدہ بتانا ضروری نہیں ہو گا۔(ماخذہ التبویب:۱۳۹۹/۵۰ بتصرف)

الدر المختار کتاب البیوع ، فروع فی البیع (4 / 560 ط سعید)

وأما الدلال فإن باع العين بنفسه بإذن ربها فأجرته على البائع وإن سعى بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف وتمامه في شرح الوهبانية.

وفي ردالمحتار تحته:

(قوله: يعتبر العرف)فتجب الدلالة على البائع أو المشتري أو عليهما بحسب العرف

مجمع الضمانات،باب مسائل الإجارة،النوع السابع عشر:ضمان الدلال(54/1 ط دارالكتاب الإسلامي)

ولو سعى الدلال بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف فتجب الدلالة على البائع أو على المشتري أو عليهما بحسب العرف جامع الفصولين.

جامع الفصولين، الفصل الرابع والثلاثون:في الأحكامات، احكام الدلال (153/2ط مكتبةالقدس كوئته)

ولو سعى الدلال بينهما فباع المالك بنفسه يعتبر العرف فتجب الدلالية على البائع أو على المشتري أو عليهما بحسب العرف

درر الحكام شرح مجلة الأحكام، كتاب البيوع، الباب الخامس، الفصل الرابع (1/ 231)

[(المادة 289) المصارف المتعلقة بتسلم المبيع]...... أما إذا كان الدلال مشى بين البائع والمشتري ووفق بينهما ثم باع صاحب المال ماله ينظر فإن كان يجري العرف والعادة أن تؤخذ أجرة الدلال جميعها من البائع أخذت منه أومن المشتري أخذت منه أو من الاثنين أخذت منهما.............والله سبحانه وتعالى أعلم وعلمه اتم واحكم

علی رضا

علی رضا

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

۵/دسمبر ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۵/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

۵/دسمبر ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

۶/۳/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۷/ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

مفتی

0053

Scanned by CamScanner